

U0968

لافتا لاہ علی سیدنا فقہا

درین زمان سعادۃ قمران رسالہ درمدح
سید الانس والجان حضرت امیر مومنان صلوٰۃ اللہ علیہ

AP JOURNAL
(Oriental Series)
URDU PRINTER
Accession No. 109
Sub

گلستہ جہان

۱۶ ۱۳

یکے نصیقا عالی جہا فیض مآب فیض المکان عین الاعیان والمناقب

سید محمد اصغر صاحب قلم و نام تباریخ سوم ماہ شعبان

بمقام لکھنؤ

عبداللہ بن عبدالمطلب
محمد بن عبدالمطلب
عبداللہ بن عبدالمطلب

مختار فی بیان حقائق و فضائل اہل بیت علیہم السلام

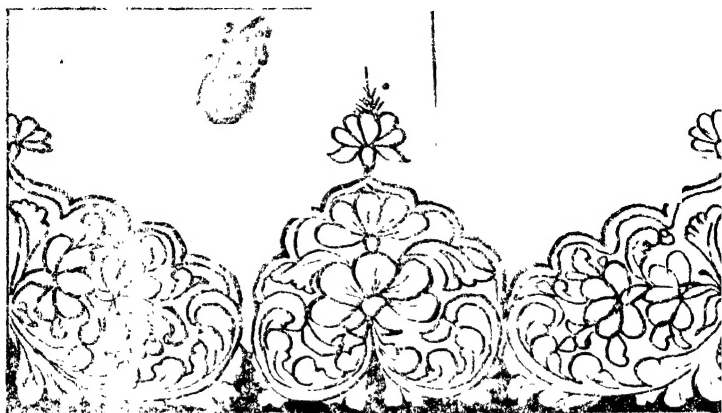
الحمد لله الذي جعل في الدنيا من نور محمد وآله صلوات الله عليهم أجمعين

گلستانہ جنان رضوان
فی مناقب امیر مومنان

۱۰۰ سید محمد علی علیہ السلام سے ہے

یہ تصنیف میر کا جودہ می سید محمد اصغر صاحب بنس اوفام علیہ السلام

در مطبع فیض منبع اثنا عشرہ می ہاشم سید عابد علی رضوی طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد مجید و ثنائی لائق و لا تعد اوس خالق احد و معد کو زیبا پر کہ جسکا دوسرا حال اور درود
 نامہ و د اوس رسول مقبول پر کہ جسکا دین تا قیام قیام لازم اور سلام اللہ الیکم و تحیۃ
 نامہ و وارزہ امام علیہم السلام پر کہ خیر آل بین بالعدو و الاصل اما بعد عبدہ اعترض محمد اعظم
 بن عوض علی بن حصیب بن علی الزیدی الواسطی الاونامی غفر اللہ ذنوبہم و سترہم و ہم حبیب
 تحریر علی بندہ فارغ شد از توذہن ناقص من آیا کہ جنگ خیبر کو ہی جیلہ تحریر منی لادن
 اور مولانا و مقتدانا و امامنا امیر خیبر گریہ علیہ صلوٰۃ اللہ الملک القدیر کو ایما انجیح مراد
 اور حصول مقاصد دینی و دنیوی کا وسیلہ اور شفیع بناؤں لہذا اس مختصر کہ موافق خبر و سیر
 کے لکھا و اللہ المستعان و علیہ التوکل فی کل الزمان و الاذان اور نام نامی اس کے کلمہ شہدائے
 رضوان فی مناقب امیر مومنان رکھتا۔

برائے

خمس

حصیب بن جمع ہے جو یہودان خیبر ہر
 پہونچی رسول پاک کو بسوقت یہ خبر

اہل سیر نے لکھا ہے یہ حال ہمدگر
 تعدا دوس ہزار کی لکھی ہے بیشتر

گلہ ستہ خزان

بند	شکر کے ساتھ ہر شے کو کھانا	
یہ بتا ہے کہ ہر دین جو آتری تیرا زہ کی مثال باغین تہی تہری	یہو نچو قریب قلعہ جو سردار و شکر کی سیدان سے پرانا آئے چہ سردار و شکر کی	
بند	لڑتے ہیں وہاں کسی سے نہ شہر اگی سانی	
چوڑا سواون کے ساتھ لڑائی کے ہر جوان خوف یہود نے کیا اور گوروان دوان	ابو بکر حکم ختم رسل سے گئے وہاں یہو پانچا حصہ کے نہ قرین ایک ہی جوان	
بند	اصدق اس لڑائی میں جھوٹا ہوا ہے	
پہر اوزن جنگ و بچنے یا سیتا النبی قلعہ کی سمیت کو چلے ہر تہی بزدلی	بار دگر عمر نہ یہ حضرت سر عرض کی غرمایا جاؤ قلعہ کی جانب ابھی ابھی	
پہر ہاگنا عمر کا د و بار ہوا ہے		
<p>اہل سیر و خبر نے کیفیت غیب یہ لکھی ہے پانچ قلعہ یہودیوں کو تھے انعام ۲ مصعب ۳۵ و طیح ۴۴ سلام ۵ قموص - انکا مجموعی نام خیر تھا اس غزوہ کی کیفیت یہ ہے کہ دس ہزار آدمی یہودیوں نے فراہم کیے تھے اور عنقریب مدینہ پر حملہ کر نیوالے تھے اول دس ہزار یہودیوں کی تعداد میں اکثر وہ لوگ قبائل یہودی ہی شریک تھے جو مختلف موقعوں پر برخلاف اپنے عہد کے کفار قریش کے ساتھ ہو کر مسلمانوں کو مقابلہ میں آ کر تھے ان کے عزم و محنت کی خبر سنکر ساتویں محرم کو ایک ہزار چار سو مسلمانوں نے خیبر کے یہودیوں پر چڑھائی کی مورخین کی کثرت رائے اس پر ہے کہ وہ بڑا قلعہ سخت کم جسکی فتح کے لئے گہر بہادران اسلام جا جا کر واپس آئے تھے قموص تھا ادیہی رائے ضاحب خیس کی ہے لیکن ابن ہشام وابن اثیر اسے خلاف ہے وہ و طیح و سلام تھے میں بہر حال کوئی قلعہ جو ہماری مراد اس قلعہ سے ہے کہ جسکی فتح سے خیبر کی فتح مراد نہ تمام چھوٹے چھوٹے قلعے مسلمانوں کی کوشش سے فتح ہو چکے تھے لیکن آخری</p>		

قلعہ جو سب سے مستحکم تھا کی طرح فتح ہوتا تھا آخر کار حضرت عمر کی باری آئی اور وہ اس کام کے لیے بھیجے گئے لیکن اویسے ہی فتح ہوا اس کے بعد حضرت ابو بکر شریف لیگے لیکن ناکامی نے اوکا ہی ساتھ دیا پھر حضرت ثانی نے ہی قصد ثانی ظاہر کیا اور جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سے اذن طلب کیا اومنین دوبارہ اجازت اور وہ گئے لیکن اتفاق سے اس دفعہ ہی شل دفعہ اول ناکام واپس آئے۔ شاہ ولی صاحب نے حضرت فاروق کے لوٹ آئی کی عجب کیفیت دلچسپ بجا لایا روایت مستند نقل فرمائی ہے کہ حضرت عمر کو تھوڑی دیر ہی مقابلہ کا اتفاق ہوا تھا کہ اہل خیبر نے اوکو سپا کر دیا پس حضرت عمر اس طرح واپس آئے کہ وہ تو اپنے ہمراہیوں کو نامرد کیا الزام لگاتے تھے اور ہمراہی خود حضرت عمر صاحب کو نامرد کہتے تھے الغرض کوئی چہ ہو حضرت عمر کے نامزد واپس آئے پر جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ اب کل یہ علم فوج او سے دو لگا جو کزار غیر فرار ہے اور خدا و رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسول او سے دوست رکھتے ہیں اعبر جز ثمانی صفحہ ۳۸-۳۹ تاریخ طبری صفحہ ۱۵۷۹-۱۵۸۰ عبر جز ثمانی صفحہ ۳۹-۴۰ عبر جز ثمانی صفحہ ۵۳۸-۵۳۹ تاریخ طبری صفحہ ۱۵۷۹-۱۵۸۰ دست رک کے دوازات الخفا۔ اس خوشنحبی کی پیشین گوئی نے سبکی خواہش کو بچھا دیا ہر مہاجر و انصار اس پایہ بلند کا شہنی تھا لیکن سب سے زیادہ جنگو خواہش ہے چین رد یا تھا وہ سعد بن ابی وقاص اور دوسرے حضرت عمر سے حضرت عمر خود ناقل میں کہ جنگو سی روز علمدار کی خواہش نہیں ہوئی جیسی اس روز اگر چہ مسلمانوں کو ایسی عزت کا آرزو ہونا جس کے حصول سے خدا اور رسول کی محبت اور دیگر فضائل کی ایک سند اور فخر تھے مٹا ہو تعجب خیز نہیں تصور کیا جاسکتا ہر شخص تہوڑا یا بہت اس امر کا یقین رکھتا تھا کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کا فرمانا خدا کا فرمانا ہے لیکن وہ لوگ ایسے اپنے استقلال و ارجح اور دوسری لڑائی میں معائنہ کر چکے تھے اگر اوپر توجہ کرتے تو ان کا دل خود اذکوار

عزیز کو حصول سے باز رکھتا تمام شب مہاجرین و انصار میں یہ چرچے و تذکرے رہے کہ دیکھو ہر کمال
 ہم میں سے کون اس عہدہ بلند پر سرفراز کیا جاتا ہے اور کسی یہ علم غلط ہے کوئی یہ کہتا تھا
 کہ جو حضرت سوال شدہ تھے گا اسے یہ علم عطا ہو گا کوئی اپنی سیڑھ راستے ظاہر
 کرتا تھا کہ اس فقرہ سے مراد جناب علی بن ابی طالب ہیں کوئی بولا حضرت کی تو انکی میز
 اس شدت سے آشوب کر اٹھی ہیں کہ وہ میدان جنگ میں تشریف نہیں لے جاسکتے غرض
 یہی چرچے یہی باتیں برہنہ ہا ہم شب بھر نہ ناگہان چرخ یہ ظاہر ہوئے آثار سحرانگہ
 چینی کا می نہ نیکہ پر رکھا ایک نے سر پر دریاں بچنے لگیں تلخ خیبر میں اور دہڑ چرخ پر
 صبح کی نوبت کی صدا آئے لگی فوج اسلام سے آواز اذان آئے لگی۔ بعد ازاں
 فریقہ سحر شتاقان کو انی نبوی پیغمبر خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے لگے جناب علی رضی
 آشوب چشم اور درد کے باعث سے حاضر ہوئے جب وہ وقت آیا کہ اس پیشین کا
 ظہور ہو کہ جسے سب کو شتاق بنا رکھا تھا جناب رسالتا لگے جناب علی مرتضیٰ کو یاد فرمایا
 گو اس وقت بھی بعض اصحاب نے بیان کیا کہ حضرت کی آنکھوں میں اس قدر درد ہے
 کہ وہ سامنے کی چیز میں بھی اچھی طرح ملاحظہ نہیں فرماتے مگر حضرت نے ارشاد فرمایا
 کہ او کو کسی طرح یہاں تک لے آؤ سلمہ بن اکوع حضرت علی مرتضیٰ کا ہاتھ پکڑ کے جناب
 رسالتا لگے خدمت میں لے آئے جناب رسالتا لگے او کی آنکھوں میں لعاب ہن
 لگایا اور یہ دعا فرمائی اللہم اذهب عنہ الحزن والقرص جناب علی مرتضیٰ فرماتے ہیں
 کہ جناب رسالتا لگے اس عا کے بعد تمام عمر میری آنکھ میں درد کی اور نہ یہ کہیں سے وہی
 وگرمی نے مجھ کو تکلیف پہنچائی۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت گری میں روئے کے پڑے
 نہیب تن فرماتے تھے اور اسے کچھ ضرر نہ پہنچتا تھا او کیو صحیح بخاری و مسلم لفظ
 کرار غیر فرار ومع لفظ خصال نسائی چہا یہ کلمۃ صفحہ ۱۰۱ وازالہ الخفا وروضۃ الجنات
 سم ولفظ لیس بفراتا۔ بیچ ابن کثیر منقول ابی ذر عہم و سند امام حنبل صفحہ ۳۲۲ ج ۱

کنز العمال وخصائص سنائی ۶ اور طبری صفحہ ۷۹ ۱۵ شیخی کی تمام متناسلوم ہوتی۔ فرمایا اس طرح سے رسولی دانی کل بنے اور گنگا علم اوسے جو کہ گرا رہا ہو وکیل فرار ہو کر اور نہ ہو کر وہ پردہ غل ارکتر ہوں اوسکو دوست رسول خدا	
ہے ان صفائین نہیں تیرے سوا علی	
مشتاق سب کو اگے سحر کو بہم چلے	بندہ کس ولولہ میں ساتھ قدم با قدم چلے
گرا کر کو خیال نکر کے دژم چلے	فرار تہ پہ لینے کو شہ سے علم چلے
آشوب چشم میں ہی ہو مبتلا علی	
حضرت نے نب علی ولی کو طلب کیا	بندہ اصحاب سے یہ عرض کی یا شاہ انبیا
آشوب چشم سے نہیں کچھ دیکھیں مٹھی	سلمہ بن الکوع سے کہا جابل او گولا
آئے رسول حق کے قرین مٹھی علی	
آنکھوں میں سپر لعاب دہن کو لگا دیا	بندہ اور حقیق یہ علی کے دعا کی کرا بخدا
یجا علی سے گرمی و سردی کو کسب کیا	آنکھیں صبح ہو گئیں اور خوب چھینا
پھر آگے لوارے مبارک دیا علی	
اور دست پا لپٹے سر پر در ملکوتینا	بندہ ابانہ ہی کہ میں تیخ ہوئی فتح پیش پا
خیر کے سمت شیر خدا کا علم بڑھا	جب زیر قلعہ ہو پنا وہ سلطانا لیا
پتھر میں نصب اپنے نیزہ کیا علی	
جودید بان فضیل پہ قلعہ کے بیٹا تھا	بندہ یہ دیکھ کر کپار کہ اسے قوم دیکھنا
مغلوب تم ہو نہیں فرق میں ان فرما	توریت کی قسم جو ہے موسے سے سچ کہا
ہے فتح اسکے نام جو آیا فتنی علی	
حارث فرقلہ سے سوے سید آدم لیا	بندہ آتے ہی پہلے حملہ میں وہ کبر پر دعا
دو شخص مسلین کو شہید آنکر کیا	بھلا نہ پہر مقابلہ میں اس کے تیسرا

وہ آپ ہی کے ہاتھ سے مارا گیا اعلیٰ
مرحبا اپنے بہائی حارث کو خون میں لوثتا دیکھ کر غیظ میں آیا اور جنگ پر آمادہ ہوا اور وزیر
پہنچا اور دو تیرا برن لکائیں و دو عمامہ سر پر باندھتے اور او سپہ خود رکھا اور وہ نیزہ ہاتھ میں
لیا جسکی سرسنان کا وزن تین سو کاتھامرحبا ایک جوان طویل القامت تنومند اور بڑا
دلیر تھا اس کا قصہ یہ ہے نامی پہلوان ماسہرین جنگ کی دلیوری اور تجربہ کاری اور خوش
ہنگ کو جو اسکے دلیں اپنی قوت بازو اور برابر کے بہائی کے قتل ہو جانے سے بھڑکی ہوئی
تھی ضرور بیان کرنی چاہیے تہی چنانچہ وہ غیظ میں و غضب کے ساتھ غرق آہن ہو کر
سیاہ دیو کی طرح جنگ کیا تا کہ وہ تھکے سے باہر نکلا۔

مرحبا نے دیکھا بہائی کو بے خونین بنا	بے لگتہا تن و توش اور شجاعت میں وہ بڑا
لڑ نہیں دیو بھی نہیں او سپہ کبھی چڑھا	عصہ میں چین چین تھا وہ بل کھار کا کھار

اور غیظ میں رجز سیم وہ پیر کر چلا اعلیٰ

قد علمت خیروانی مرحبا	شاکی السلاح بطل محرب
ان غلب الدھر فانی اغلب	والقرن عندی بالدماء مختب
اطعن احيانا وحيناً اضرب	اذ الحروب اقبلت تلعب
واحجم من صولات المحجب	خلت حامی بد الا يقرب

یعنی اہل خیر خوب جانتے ہیں کہ میں مرحبا ہوں اور وہ پہلوان آزمودہ کار ہوں جو ہمیشہ
ہتیار و غنیمت چپا رہتا ہے اگر زمانہ مجھ علیہ کرے تو میں او سپہ ہی غالب آؤنگا اور جو پہلوان
میرے سامنے آتا ہے خون میں نہا جاتا ہے او سوقت جبکہ میدان کارزار گرم ہوتا ہے او
اوسکے ہر ٹکٹے ہوئے شعلے سامنے آتے ہیں تو میں کہی نیزہ زنی کرتا ہوں اور کہی تلوار سے
لڑتا ہوں اور جو بادشاہ یا سردار سبیل اپنی شوکت اور جبروت کے حجاب میں رہتا ہے
میرے حملوں کے سامنے وہ بھی ادھڑپا نون پیر جاتا ہے جس مقام کو میں محفوظ کر لوں اوسکے

جانے کی کوی جرات نہیں کر سکتا۔

بند

سب جانتے ہیں شیریں محب ہو میں ہوں ہتیار وین چہا ہوں شجاعت میں شل	وہ از سودہ کار پہلوان ہوں بر محل جو آیا میرے سانسے آئی او سے اجل
آتش فشا ہوں معرکہ گیر و دار میں چہتا ہے بادشاہ ہی مجھے حصار میں	جب گرم کارزار کا میدان ہوا علی تغ و سنان ہو تو تار ہوں تین کارزار میں رہتا ہر میرزا محلوں سے دہی فشا میں
رو کو نین جو جگہ نہ ہو وہاں دوسر علی	

علی مرتضیٰ نے اس کے جواب میں یہی رجز فرمایا۔

الذی سمتی اتی حیدرہ عبل الزراعین شدید القصرہ اکلکم بالسيف المستدرہ واترک القرن بقاء جزرہ ضرب غلام ملجذ حذرہ اقتل منهم سبعۃ او عشرہ	ضخم اجم و لیس قسورہ کلیف غابات کویہ المنظرہ اضر بکہ ضربا یبین الفقرہ اضر بک بالسيف رقاب الکفرہ من یترک الحق یقوم صغرہ فکلہم اهل فسوق کفرہ
---	--

یعنی اے محب میں وہ شخص ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے وہ شیر خوار ہو کر
جدا ل ہوں جو شیر کو چیر ڈالتا ہے میرے بازو نہایت ہی زبردست اور مضبوط ہیں میری
گردن نہایت ہی گندہ ہے اور قوی جس طرح شیر ان مہیشہ کی صورتیں نہایت ہولناک
اور ڈرانے والی ہوتی ہیں ایسا ہی میں ہوں میں اپنی شمشیر آبدار سے ہمیں اس طرح پونگا
جس طرح غلہ کسی بہت بڑے پیمانہ سے ناپا جاتا ہے یعنی میں سب کو صاف کر دوں گا میں تم
سب کو ایسی کاری ضربت لگاؤں گا جو تمہاری پشت کی ہڈیوں کو توڑ ڈالے گی اور اس میدان
جنگ میں جو مقابلہ کو آگیا اسے جانوروں کے آگے ڈال دوں گا کہ وہ کہا لیں میں کفار کی

مگر دوتون پر وہ ضربت لگا ڈنگا کہ جو ایک نوجوان عالیخانہان قوی دست لکھا اور بہت بڑے پہلوان کے شایان ہوں جو شخص راہ حق چھوڑے گا وہ کسی کچی کو درست کر دینگا اور اوں یہودیوں سے سات یا دس نامی پہلوانوں کو قتل کر دینگا کیونکہ وہ گنہگار اور فاجرین فائدہ علامہ بیبندی حافظ اسمعیل سے ناقل ہیں کہ مرحب کی ماں کا ہنہ تھی وہ مرحب سے کہا کرتی تھی کہ مجھے تیری نسبت اوس شخص سے خوف ہے جو جنگ میں اپنا نام حیدرہ ظاہر کر لگا اسے فرزند اگر تو یہ نام شننا تو اوس شخص سے مقابلہ نہ کرنا پس جناب علی مرتضیٰ نے یہہ رجز شروع کیا تو مرحب پر خوف طاری ہوا کہ بہاگ جاؤں لیکن حیثیت جاہلیت نے قدم تہام لیئے اور سیاق کلام سے پایا جاتا ہے کہ جناب علی مرتضیٰ ہی باعجاز اوس قول سے واقف تھے جو مرحب کی ماں نے کہا تھا۔

افواج بیبندی مطبوعہ لوہاروپریس صفحہ ۱۱۳۔ ۱۱۴ اور اس رجز میں کا کچھ حصہ باختلاف الفاظ صحیح مسلم میں ہی مندرج ہے ملاحظہ ہو مطبوعہ الفضل المطالع صفحہ ۱۱۵ جز ثانی عدم و مبریٰ میں لفظ حیدر کے شے میں اس جنگ میں مرحب کا حال جیسا کہ پہنچے لکھا ہے مندرج ہے اور سبط ابن جوزی نے ذیل حدیث امام حنبل جناب امیر کے کچھ اشعار پر لکھے ہیں جو مرحب کے مقابلہ میں اپنے فرمائے تھے جس سے ہمارے قول کی تائید ہوتی ہے اور یہ وہی اشعار ہیں جنکو پہنچے اس مقام پر لکھا ہے اور یہہ زائد ہیں اور اوس میں فقط تین شعر ہیں اور مرحب کے رجز کے دو شعر ایک پہلا اور دوسرا قیس علامہ طبری نے اپنی تاریخ میں بریدۃ الاسلمی سرکہ ذکر دیکھو صفحہ ۵۹ ۱۵۴ اور ابن حجر نے اصابع میں صفحہ ۱۲۱۔ ۱۲۲ احمد بن حنبل کی حدیث خیر نقل کی ہے اوس کے ساتھ مرحب کا قتل اور جناب امیر علیہ السلام کی ضربت کی تعریف لکھی ہے کہ تمام لشکر نے آواز ضربت مٹی تھی ۵۵ علامہ نووی کے نزدیک یہہ اصح ہے

سنتی میں اس جنگ کے قادی و د

حیدرہ ماں نے نام رکھا امیر امیر عنود

پڑھنے لگے رجز کہ سن ای کا فرسود

شیر و کو حیرت اٹھا ہوں کیا غیبت و جود

<p>باز و قوی ہیں کیونکہ ہر دست خدا علی</p>	<p>وہ شیر خوار ہوں دیکھ کر مجھ کو عدو بن گیا</p>
<p>اور ہر یو کو پیٹنے کے توڑ دیا کٹر کٹا</p>	<p>تو بار بار کا گر وار اک پر سے</p>
<p>کر دیا ایک قدم کو دو تاج سے</p>	<p>کر دیا ایک قدم کو دو تاج سے</p>
<p>میدان میں جنگ کرتا ہوں اس زور سے</p>	<p>میدان میں جنگ کرتا ہوں اس زور سے</p>
<p>جو راجہ کو چڑھ چکا لوہاں سے</p>	<p>جو راجہ کو چڑھ چکا لوہاں سے</p>
<p>ہے سات دس سو کا قاتل ہوا علی</p>	<p>ہے سات دس سو کا قاتل ہوا علی</p>
<p>جید زکات نام شہر ہی سے ناک ڈر گیا</p>	<p>جید زکات نام شہر ہی سے ناک ڈر گیا</p>
<p>اک وار وادہ فقار کا بس کام کر گیا</p>	<p>اک وار وادہ فقار کا بس کام کر گیا</p>
<p>کافر یہ تعجب ہوا لاف سے علی</p>	<p>کافر یہ تعجب ہوا لاف سے علی</p>
<p>اوسکا قتل ہوا کہ باب جید کرار غیر فرار سے تمام فوج سے مخالف ہو کر اس طرح فرمایا</p>	<p>اوسکا قتل ہوا کہ باب جید کرار غیر فرار سے تمام فوج سے مخالف ہو کر اس طرح فرمایا</p>
<p>انا علی و اہل بیت عبد المطلب</p>	<p>انا علی و اہل بیت عبد المطلب</p>
<p>قرنا اذا لا قیت قرنا لہ احب</p>	<p>قرنا اذا لا قیت قرنا لہ احب</p>
<p>یعنی ایقوم میں علی ابن عبد المطلب کا فرزند ہوں تہذیب و سطوت و حسب رکھتا ہوں وہ شجاع و یتا ہوں کہ جب کسی پہلوان سے سنا ہوتا ہے تو مجھ کو کسی قسم کا ہراس اور خوف نہیں ہوتا ہے جو پہلوان میرے سامنے آتا ہے وہ میرے سامنے نہیں آتا بلکہ موت اور مصیبت انہی کے ساتھ آتا ہے۔</p>	<p>یعنی ایقوم میں علی ابن عبد المطلب کا فرزند ہوں تہذیب و سطوت و حسب رکھتا ہوں وہ شجاع و یتا ہوں کہ جب کسی پہلوان سے سنا ہوتا ہے تو مجھ کو کسی قسم کا ہراس اور خوف نہیں ہوتا ہے جو پہلوان میرے سامنے آتا ہے وہ میرے سامنے نہیں آتا بلکہ موت اور مصیبت انہی کے ساتھ آتا ہے۔</p>
<p>میں عبد المطلب کا پسر ہوں علی حسنا</p>	<p>میں عبد المطلب کا پسر ہوں علی حسنا</p>
<p>میں وہ شجاع ہوں کہ نہیں ڈر رہا</p>	<p>میں وہ شجاع ہوں کہ نہیں ڈر رہا</p>
<p>ہم زرم موت سے کرے ہر آتشا علی</p>	<p>ہم زرم موت سے کرے ہر آتشا علی</p>
<p>جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام اسی پہ رجز فرما رہے تھے کہ تم سارے پہلوان داؤد بن قباہ کی</p>	<p>جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام اسی پہ رجز فرما رہے تھے کہ تم سارے پہلوان داؤد بن قباہ کی</p>

یہ شعر حضرت علیؑ کے فرزند ہونے کی بنا پر فرمایا گیا ہے۔

قلم سے نکالا اور تابلو کو بڑا اور سبز ریزہ پڑھا۔

عبدالحق صاحب
مفتی

یا ایہ الجاہل بالہ غم	ماذا تمید من قلم غش مشم
اور دع مفند ان سورہ مصم	ماذا تمید بیاض ل معصم
و قاتل لہ رب الجہنم المقدم	واللہ لا اسلام حنہ تحم

پہلے اسے ششماں جاہل تو دلا اور پہلو ان سے کیا چاہتا ہے وہ ایک ایسا حسین شخص ہے جسکا حسن سبکو خوش کرتا ہے وہ شیر درندہ ہے چھکو اس بن رسیدہ سے جو بہت کچھ زمانہ کی مصیبتیں جیل چکا ہے اور جو جبری اور پیش قدمی کرنے والے کا مقابل کا قاتل ہے کیا مطلب ہے خدا کی قسم میں اسلام نہ قبول کروں گا جب تک کہ تو اپنی زندگی سے محروم نہ کیا جاوے۔

پیشہ ہے تو اس جز کو ابھی سید الحرب	واؤد بکری غصہ سے آیا بعد اسب
کینے لگا کہ ششماں جاہل ہے کیا سبب	مجھ پہلو ان حسین سے کیا چاہتا ہے اب
ہے بن سیدہ حسن میں کینا ہوا علی	
چہلی عینین میں زمانہ کی میں سبب	شیر درندہ کچھ سجا دے گا مجھ سے اب
جو پیش قدمی لڑن میں دیکھا غضب	اسلام میں قبول کروں گا نہ و زو شب
محروم زندگی سے نہ جب تک ہوا علی	

عبدالحق صاحب
مفتی

یہ ششماں جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام نے یہہ رجز شروع کیا اور یہ جواب میں فرمایا	
اتبت لکھا ان لہ تسلیم	وقع سیف مشرقت منصرم
حملہ منہ بنان المعصم	احمی بہ کتا انجب و احتمی
لے و ذب الحجرا لکرم	قد جدت اللہ بلحی و دمی

نئے چھپر لعنت خدا کی ہے اگر تو اسلام نہ لایا گا اس تیغ آبدار کی ضرب کے لئے ڈرتا ہے جسکا پانی بہت گہرا ہے اور جسے میں اپنی کلائی میں اور انگلیوں سے پکڑے ہوں اور جسے

جس سے میں اپنی فوج کی حمایت اور حفاظت کرتا ہوں قسم ہے حجر اسود کے پیدا کرنے والے کی کہ میں اپنا گوشت اور خون خدا کی راہ میں نذر کر دیا اس رجز کو تمام کر کے جناب علی رضی اللہ عنہ سے ادا کرے ہی قتل کیا۔

شکر علی دلی سے رجز اور حسین کا	ارشاد اس طرح کیا سن لے یہود اے
سنت خدا کی تو جو نہ اسلام لایا گیا	اس تیغ ابدار سے کاٹو گنگا دست پیا
قبضہ میں جب کو رہتا ہے شیر خدا علی	
حفظ و حمایت فوج کی یہاں بنا کام ہے	کہا کر قسم خدا کی مرا یہہ کلام ہے
راہ خدا میں جسم مرا نذر عام ہے	اب یہہ رجز تمام ہے وہ یہی تمام ہے
داؤد کبریٰ ذبح ہوا مر تضرع علی	

چہ تھا پہلو ان ریح بن ابی الحقیق جو تلع قوس کا بادشاہ تھا مقابلہ کو آیا جناب علی رضی اللہ عنہ سے ادا کرے آتے دیکھ کر خود ہی رجز میں سبقت فرمائی اور ارشاد کیا۔

اناعلیٰ وابن عبد المطلب	آجھی ذماری واذب عن حسب
والموت خیر من الفقی من الحرب	

میں نے علی بن فرزند عبد المطلب ہوں بن جیرونگی شجاع و فوج کی حمایت کرنا لازم ہے اولیٰ حمایت کرتا ہوں اور اپنے حسب پر کوئی الزام آتے نہیں دیتا جو ان آدمی کے لئے بھاگ جاتے سے مرجانا بہتر ہے ان دو فقروں کے بعد اسے ہی قتل کیا۔

ابن عبد المطلب کا علی ہوں جرمی پہ	جن چیز میں شجاع و فوج کا حامی ہوں
اپنے حسب پر آنے نہ دوں خطر و ضرر	ہے ہاگنا جو انکو معیوب کس قدر
اگر ہلکے اس سے مرنا تو بہتر ہو اعلیٰ	
دو فقرے کہ تیغ لگای جو فرق پر	سہرہ غرور بار جو تہاد و شرک اوپر
لگتے ہی تیغ کے ہوا راہی سوی سفر	مرے ہی ادا کیے نعر کا را کہ الحذر

یہ شعر
میں نے
میں نے

	دہرے سرریح جدا ہو گیا اے	
پہرہ پانچواں پہلوان غنتر نامی نے	کریڑے جوش و خروش سے پہرہ جز ثمری کی کیا۔	
انا ابواللیث واسمے غنتر	شاکل السلاج و بلادی حیار	
اشجع مفضل حزبل ازدر	جہم عبوس ہارز مہتر	
عند الیوث الیوث قسوس		
<p>یعنی بن ابواللیث ہون اور نام یہ غنتر ہے مین غرق در لے آہن ہون اور خیر ہون مسک ہے مین ایک نہایت شجاع اور بزرگ ہون اور ایسا شیر غضبناک ہون جو ہمیشہ اپنا سینہ اوہا سے رہتا ہون اور مین ترش و پہلوان آشکار تلخ مزاج ہون اور شیر و ن کے سامنے شیر و ن کو پہاڑ ڈالتا ہون۔</p>		
پہرہ پانچویں جری کہ غنتر جو حکانام	جوش و خروش سے پہرہ جز مین کیا کلام	
مین وہ ابو شجاع ہون غنتر ہو میرتا	جب کہ بیچ اپنا ہوا سکن و مقام	
مین وہ شجاع تر ہو نہیں دوسرا علی		
سینا و ہیکر رہتا ہون مین بسکہ درے	وہ مل ہون ترش و نہیں در سلم و کورے	
تلخی مزاج میر کی مشہور شور سے	شیر و کومار دن شیر و کورے مین گورے	
جب اس طرح جز وہ ادا کر چکا اے		
<p>جب وہ اپنے رجز کو ختم کر چکا تو علی رضی نے اس کو رجز کا اس طرح جواب دیا۔</p>		
انا علی بطل البطل مطلق	غنشمم القلب بذ الذاذ کو	
وفی مینی للقاء اخضر	یلع من حافہ برق یزہر	
للطعن والضرر بالشدید المحضر	مع نبی الطاهر المہر	
اختارہ اللہ للعلی اکبر	الیوم یرضیہ ویخیر غنتر	
<p>یعنی اے غنتر مین علی ہون اور ہمیشہ منصور اور مظفر رہا ہون شجاع اور شیر دل ہون اور</p>		

اسی طرح لوگ بچو یاد کرتے ہیں میرے داہنے ہاتھ میں وہ نقشہ یاڑہ وار بجلی کے مانند چمک رہی ہے نیزہ زنی اور سخت تیغ زنی کے واسطے موجود ہوں اور اس پنجہ بیک کے ساتھ ہوں کہ جو پاک اور پاکیزہ ہے جسے پروردگار بزرگ اور برتر نے برگزیدہ کیا ہے آج اس کو راضی اور خوشنود کرونگا اور عشر ذیل اور خوار ہو گا یہ فرما کر ایک حملہ شیرازہ سے عشر کو بھی خورین کر کیا۔

شیر خدانے اس کو جواب اس طرح دیا	عشر تین وہ علی ہوں کہ شاہد ہو کر یا
مہر جنگ میں ظفر و منصور میں را	دست یمن میں میری سبک تیغ پر ضیا
میں ہوں شجاع و ضیفم و شیر خدانے	
نیزہ زنی تیغ زنی میں میں سخت ہوں	نیزہ زنی تیغ و ظفر کا پہنہ بدین میں سخت ہوں
ہوں ساتھ میں رسول کے درخندہ	گلازہ مصطفیٰ میں وہ عالی درخت ہوں
طوبی کی طرح خلق میں ہے دوسرے	
خوش ہو رسول پاک خداوند ذوالجلال	عشر ذیل و خوار ہو در عرصہ قتال
فرمان کے ذوالعقار لگای بصد جلال	عشر کو خونین کرو یا ضیفم نے لال لال
کافریہ فتح باب ہوا مرتضیٰ علی	
پہر آپ کل فوج کی طرف مخاطب ہو کر یہ فرمانے لگے۔	

ہذا لکم معاشرۃ لایخرب	من فالتی الحامات والوقاب
فاستجیلوا للطعن والنصار	واستبسلوا للموت والمآب
صبرکم سیفی الی العذاب	بعون ربی الواحد الوہاب

یہ نہایت گروہ اہل شریکوں یہ ضرب اس تلوار کی ہے جو سر و کواور گردنوں کو اڑاتی ہے اب تیغ زنی اور نیزہ بازی میں جلدی کرو اور سر کر مرگ اور باز گشت میں کو دہر نو یاد رکھو کہ میری تلوار نے خدا کی مدد سے ہمیں ہمیشہ خدا میں مبتلا کیا۔

الْاَثْمُ بَصْرٍ مِنْ حَسَامٍ كَالْاَلْب

پہننے میں علیٰ فرزند عبدالمطلب ہوں اور نبی برگزیدہ کا بہائی ہوں وہ رسول رب العالمین ہے جو ہمیشہ غالب رہتا ہے اور پروردگار آسمان نے اسکا ذکر کتب سماویہ میں کیا ہے سب لوگ جانتے ہیں یہ کسی چھوٹی بات نہیں جسوقت اسکا ذکر بنام و نسب ہوتا ہے اسکو سب جان جلتے ہیں اسکی جلد نہایت صاف اور پیشانی اسکی مانند طلائے بیغش کے ہے آج میں اسکو (اپنے بہائی پیغمبر کو) اپنی تیغزنی اور غیظ سے خوش گردانگا اور آج وہ وار لگاؤنگا جو عرب کے ایک جوان دانشمند کو جو بوقت صحبت کبسطرح نہیں دیتا ہے کرنا چاہئے اسے مرہ اس تلوار کے وار کی خدمت کے لئے کپڑا رہ جو شل شعلہ آتش چمک رہی ہے۔

اوسکے جواب میں ہو کر گویا اسے ولی	سُن کان رکھو میری تو تقریر اپنی
میں عجب مطلب لگا ہوں پیارا پسر طے	فضل خدا سے میں مرے بازو بہت قوی
ہیسا کی نبی بزرگ کا دست خدا سے	
ہے برتر و جلیل وہ نو بادۂ خلیل	وہ ہے رسول پاک خدا اسکا ہے کفیل
سب صحت آسانی میں ذکر اوسکا جمیل	سب جلتے ہیں اسکو نہایت سیر قاذیل
ہے صاف جلد چہرہ ہے مثل طلا سے	
میں آج اپنی تیغزنی سے دم جہاں	پیغمبر خدا کو گردانگا بہت ہنہاں
وہ وار میں کروں جو سہیہ کرین قتال	دیتا نہیں کہی یہ خردمند خوشحال
خدمت کی واسطے تو کپڑا رہ بڑا سے	
ہے تیغ تیز و کمبہ کہ کیا کیا دگتی ہے	ہے جو شل شعلہ ہاتھ میں میرے چلتی ہے
مانند برق تیری طرف نمود لگتی ہے	مجھے یہ کہے اب تیری جہاں لگتی ہے
مرہ کو ایک وار میں دو کر دو یا سے	

جمع
مستحقین

ایبک دے گا اس کے سوا کا	ایبک دے گا اس کے سوا کا
اَسْأَلُكَ الْيَوْمَ بِمَا دَعَاكَ	اَسْأَلُكَ الْيَوْمَ بِمَا دَعَاكَ
اِنَّ بَيْتِي مَنِي قَدْ دَفَقْتُ اَصْلًا	اِنَّ بَيْتِي مَنِي قَدْ دَفَقْتُ اَصْلًا
اَقْبَلْتُ عَمْدًا اَبْتَعِي رَضًا	اَقْبَلْتُ عَمْدًا اَبْتَعِي رَضًا
اَيُّوْبُ اِذَا حَلَّ بِهِ بَلَا	اَيُّوْبُ اِذَا حَلَّ بِهِ بَلَا
رَبِّ فَاِرْكَ لِي مَرْثَ لِقَا	رَبِّ فَاِرْكَ لِي مَرْثَ لِقَا

یعنی اسے خدا میں سوا تیرے اور کسی کو سامنے نہیں آتا آج میں دل سے تیری رضا چاہتا ہوں حاضر ہوا ہوں اور وہی دعا کرتا ہوں جو ایوب نے اس وقت کی تھی جبکہ تیری بلا اور مصیبت اوپر نازل ہوئی تھی بار الہا اگر تیری قضاء مجھے قریب آگئی ہو تو اپنی ملاقات میرے لیے مبارک اور مسرور کرنا۔

در گاہ کبریا میں یہ دوست دعا فرما	در گاہ کبریا میں یہ دوست دعا فرما
تیری سوا خدا نہیں رکھتا ہوں دوسرا	تیری سوا خدا نہیں رکھتا ہوں دوسرا
اور آج دوسرا چاہتا ہوں میں تیری رضا	اور آج دوسرا چاہتا ہوں میں تیری رضا

اے کبریا یہ کرتا ہے مجھے دعا علی

ایوب پر جو ای مصیبت تھی اے کبریا	ایوب پر جو ای مصیبت تھی اے کبریا
تو دعا تبدیل کی اے اے رحیم وارحیم	تو دعا تبدیل کی اے اے رحیم وارحیم
اگر ہو قضاء یہ میری بنا اے علیم	اگر ہو قضاء یہ میری بنا اے علیم
ہو فیضیاب تیرے لقا سے خدا علی	ہو فیضیاب تیرے لقا سے خدا علی

جمع
مستحقین

ابھی یہ مناجات ختم نہ ہوئی تھی کہ یہ سرخسیر پہلوان ہنتم مقابلہ کو آیا جناب علی مرتضیٰ دیکر سرخسیر یوں گویہ ہنتم تے ہوئی اس کی طرف بڑھے اور یہ رجز ارشاد فرمایا

هَذَا اَلْكُفْرُ مِنَ الْعِلَامِ الْقَالِبِ	هَذَا اَلْكُفْرُ مِنَ الْعِلَامِ الْقَالِبِ
وَذَا الْقِيَامَاتِ وَالْمَنَاقِبِ	وَذَا الْقِيَامَاتِ وَالْمَنَاقِبِ
مِنْ حُرْبِ صَدَقِ وَقَضَا حَقِّ	مِنْ حُرْبِ صَدَقِ وَقَضَا حَقِّ
اِحْمِيَه فَمَا قَمِ الْكِتَابِ	اِحْمِيَه فَمَا قَمِ الْكِتَابِ

یعنی اے گروہ کفار سچی ضرب اور قضای مہرم تمہارے لیے اوس جوان کی طرح ہے جسے جو غالب رہنے والا ہے سر اور شانوں کو اوڑا دیا کرتا اور بڑے بڑے گروہ ہلے لشکر کا حامی ہو جاتا ہے۔

ایک دغا ختم ہوئی کہ ناگہان	شبک مقابل آکے ہوا یا سر جو ان
بید پہلوان دلیر تہا اوس بن ساولا	لا کر جز کو شیر الہی ہی بر زبان
کفار کے پئے قوت ہے مہرہ قضا علی	
بوجہی تہ اور قضا بہر کافران	فالب وہ پہلوان جری پو قوی جوان
حامی ہون اوں کا جو کہ ہر وہ شکر گران	مستوی یا سر اسکو لگا کہنے ناگہان
یا سر ساد و سرابین جنگ آزا علی	
یا سر خیر ہی ہی ایک نامور اور جنگ آزا پہلوان تھا اس رجز کے جواب میں یون نے فرمایا	
قد علمت خیر بوائی یا سر	شاکل التلاح بطل مغاخر
اذا اللیوث اقبلت تبا در	واجمعت عن صولتی قحادر
ان طعانی فیہ موت حاضر	
یعنی اہل صبر خوب جانتے ہیں کہ میں یا سر پہلوان غرق دریا یا آہن ہوں اور وہ پہلوان ہوں جو اپنے آپکو دریا کی جنگ میں ڈالتا ہے جبکہ شیران درندہ (پہلوان نمونہ) میرے مقابلہ کو آتے ہیں اور ڈرتے ہیں ایسے ہنگام میں میری نیزہ بازی سے موت و ست بستہ حاضر رہتی ہے۔	
وہ پہلوان ہوں اپنی کور پر جنگین	میں ڈالتا ہوں جوش و غلی انگین
میرے مقابلہ کو نہیں آتے جنگین	ہر رعب میرا زمرہ شیر و پلنگین
ہر دست بستہ نیزہ سی میرے قضا علی	
علی مرتضیٰ علیہ السلام نے اس طرح سے لکھا کہ جواب دیا۔	
تبا و تعبالک یا بن الکافر	انا علی ہا زمر العسا کر
انا الذی اضر بک و ناصری	الہ حق و لہ مہاجر
اضر بک بالسیف فی المغافر	اجود بالطن و ضربی ظاہر

فتح منیری
صفحہ ۳۲۰
جہد ۱۲

فتح منیری
صفحہ ۳۲۰
جہد ۱۲

حَتَّى تَدِينُوا الْعَلِيَّ الْقَادِرَ	عَبْدُ اللَّهِ عَمْرٍو وَالشَّيْخَ الْوَاهِدِيَّ
ضَرْبَ غُلَامٍ صَارَ مَمْلُوكًا	
<p>یہ اسی یا سر ہلاک ہو تو اور مر جا اسی سر کا فرمیں علی ہون جو لشکر و کلوپیا کر دینے والا ہوں اور وہ شخص ہوں کہ تلوار سے ضربت لگا تا ہوں اور میرا دگر میرا پیر دگر میرا فرق ہے اور اب سب کے لئے میں نے ہجرت کی ہے میں بہت ہی ذلت سے بچنے قتل کروں گا اور نیزہ بازی اور تیغ زنی سے کہیں بخل نہ کروں لنگا میں اپنے پسر عم اور شمع روشن کے ساتھ ہوں اور جب تک تم سب لوگ پروردگار قاهر و برتر کی اطاعت نہ کرو گے جہاد کیے جاؤ لنگا اور اسی ضربت لگاؤں گا جو دشمنوں کے کاٹ ڈالنے والا ہوں اور باہر فن حرب کی ضربت ہو۔</p>	
لنگار کر جواب علی نے بہت دیا میں ہوں علی جو لشکر و کلوپست کرتا	یا سر ہلاک تو ہو آئی تری قضا میں وہ ہوں جسکے قبضہ پر تیغ باقضا
حامی کفیل میرا ہے رب مولا علی	
ہجرت کی میں زاد کے لڑا، زبوں حال اور نیزہ بازی تیغ زنی میری دیکھ بہ حال	ذلت سے مجھ کو قتل کروں گا دم قتال لڑ نہیں تجھے قتل کروں یہ نہیں بجال
شمع پڑی نہیں ہن تو اونکی ضیا علی	
ایمان دلاؤ گے جو تم ازراہ گریہ ہے سر کا فرد نکو کاٹو لنگا چن چن بکریاں	بندہ اونیسے باز آؤ لنگا میں ہی ناک گہری یہ کہ کیا تیغ فرق پہ یا سر کے جو پر طہی
سر کے تن سے جلد جدا ہو گیا علی	
یہ فرما کر یا سر پر حمل کیا اور اس سے ہی قتل کیا اور کفار سے مخاطب ہو کر یہ فرمانے لگے۔	
امنت باللہ بقلب شاگرد مع النبی المصطفیٰ المہاجر	یہ نصر نے دینی وخیر ناصرو اضرب بالسیف علی المغافر

یعنے اہل کفار پر دروکار جو بہترین دروکار ہے میری مدد کرتا ہے میں پر دروکار پر
ایسے سچے دل سے ایمان لایا ہوں جو ادسکا شکر گزار ہے اور نبی برگزیدہ اور ہجرت
کندہ کے ساتھ پہلو انون کے مغفرون پر تلوارین لگایا کرتا ہوں یہہ رجز شکر
آہوان پہلوان جو جنگ کے لئے قلعہ سے بڑے طمطراق کے ساتھ کلاوہ فصیح خبری
تہا لیکن جناب علی مرتضیٰ نے ناو سے رجز پڑھنے کا موقع دیا اور نہ خود ادسکو اپنا
رجز سنائے کے قابل سمجھا مغال میں آتے ہی شمشیر آبدار سے اوسے ہی قتل کیا۔

ایمان صدق لیس میں لایا ہوا بخدا اور شکر ادسکا کرتا ہوں جیج ہر مساک	حضرت زینب خطاب کفار کو کیا امداد میری کرتا ہوا خالق مراد
مہلت ندی علی نے رجز پڑھ کر الکسج باری فرق پر دو ٹوکری تہا لین	ہماری سہی میں لایا ہوا سدا علی شکر رجز کو کلا جو اکینہ شہین نام اوسکا تہا فصیح بیعت تہا کر
کفار کی طرف کو مخاطب ہوا علی	
اور ہر فوج کفار کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔	
میں یلقنی بلقاء موت ہاجم	انا الذی ولدائے ہاشم لیث حروب للرجال قاصم
یعنے اسے گروہ اشقیاء میں علی باغی ہوں معرکہ ہا حرب کا شیر ہوں پہلوان کو قتل کر نوا لا ہوں میدان جنگ پہلوانون کے مفت ابد سے تنق گرد اور نہ لگتا ہے اوسوقت میں اپنے مقام پر جا رہتا ہوں اور جو میری سامنے آتا ہ وہ گو یا مرگ مفاجات کے سامنے آتا ہے۔	
میدان میں پر گیاروٹن سرکون حکیم ہو کر میں حرجاہ میں ہوں ہا شیر خاوی	میں ہوں علی دلی پسر ہاشم جری قاتل ہوں پہلوانون کا تم جان لوسی

یہ رجز بھی
میں نے سنا ہے

قابل ہوں گا فرد کا میں ہوں مرقی علی

ان آٹھوں نامی پہلو انون کے قتل سے قلعہ والوں کی ہوش بگم کر دیئے اور کسی من جرات و جملہ باقی نر باجبدیر تک کسی مقابلہ کو نہ نکلا تو جناب علی مرقی نے حملہ شدید یہودیوں پر کیا اور دہسنے بائیں ماخذ شیر غضبناک کے وار شروع کیا یہاں تک کہ یہودیوں کی سیدان کا پانواں پتہ

یہ پہلو ان آٹھوں ہو تو قتل ہو گئے	سب قلعہ والوں میں نہی جرات لڑا
تہر دیر تک کھڑی ہو کر سیدانیز علی	سر یہودیوں کی تہی تلوار چل رہی
یہاں کے یہودی قلعہ کے در پر گیا علی	

علی مرقی نے اسے یہ فرمایا۔

هَذَا مِنَ الْعِلَامِ الْعَاشِي	من ضرب بصدق في مراكم
ضرب يقود شعرا لجماع	بصار مبيض اى صارم
احمي به كتاب القمام	عند مجال الخيل بالاقادام

یعنے کہاں پہاگتے ہو کہ تمہارے لئے مغفرون پر ہے ہاتھ کی ضرب پڑا جاتی ہے اوس جوان کے ہاتھ سے جو ہاشمی ہے ایسی ضرب جو سر کے بالوں تک پہنچ لاتی ہے اوس تیغ آبدار کی ضرب ہے جو نہایت تیز ہے اور سفید رنگ ہے ذرا دیکھو تو کہ کیسی تلوار ہے نہ صرف لڑتا ہوں بلکہ میں اس تلوار سے اول جنگوں کے سیدان میں کہ چان کہو سے اپنی ماہون سے زمین کو پامال کرتے پھرتے ہیں اپنے بزرگوں کے لشکر و کئی ہی حمایت کرتا ہوں جناب علی مرقی یہہ رجز پڑھتے ہوئے حملہ کنان قلعہ کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں کنا گاہ کسی چالاک اور تیز دست یہودی کی ضرب سے جناب علی مرقی کے ہاتھ سے سپر گر گئی فوئی اور شخص اوٹھا کر پہاگ گیا اور فوراً قلعہ میں گھس گیا اور اسکا دروازہ بند کر لیا اس واقعہ سے جناب علی مرقی کا جوش و خفا اور زیادہ ہو گیا نیز ایک قلعہ پہونچ کر دیکھا کہ دروازہ بند ہے اپنے حلقہ در میں ہاتھ ڈال کر اوسے بلانا شروع کیا کہ جس سے باب خیر تو ایک طرف

یہ سیدان کا پانواں پتہ

قلعہ کی بنیاد تک پہنچا اور صفیر و خمر حرمی بن اخطب تخت سے موبہ کے پہل گر پڑی اور چہرہ ہی مجسمہ روح ہو گیا۔ جناب علی مرتضیٰ سپہر کی جگہ باب خیر باہتہ میں اوٹھائے ہوئے قلعہ میں داخل ہوئے یہودی یہ حال دیکھ کر بڑا ہلکا ہوا اور تہڑا گئے جناب علی مرتضیٰ نے اس بار میں جناب رسالتا سے استصواب کیا جبلا جازت ملی تو آپ نے اون یہودیوں کو مان دی اور باب خیر کو اس وقت تک اسی طرح باہتہ میں تھامے رہے پھر پشت کی طرف پسینکہ یا جراتی وجہ دور جاگرا۔

کر کے خطاب ہو کر ہر دان پر دغا	فرمان تو علی ولی شیر کبریا
کیون بیگانہ لڑائی سے ہو ٹھوکیا ہوا	پڑتی ہے اب سر و نہ مری تیغ بر قرا
ہے ہاشمی نسب شہ خیر کشا علی	
مار و جوفرق پرین شہ شیر آبدار	سر سے گزر کے سلفین و تری یہ بہر قرار
دیکھو تو کس طرح کی ہے برق و بار	فقر تو اس کے سن کو کہ ہر نام و الفکار
لا سیف ذوالفقار ہے اور لافتنے علی	
پڑتو رجز و حملہ کنان شاہ شجاعان	قلعہ کی سمت جاؤ تو سلطان اسر جان
دست خدا سے چوٹی سپہ و فتادان	چالاک اکہ یہود وہ لیکر ہوار وان
قلعہ میں اس کے در کو کیا بند یا علی	
اس واقعہ سے شہر الہی غضب میں آ	بہشت حضرت کو جوش جنگ کا بل اور بگیا
نزدیک پہنچو قلعہ کے جو صفیر خدا	پنجہ میں الہی تبت و خیر کو لے لیا
اسی کان دی قلعہ وہ سب ہلکیا علی	
بیٹی صفیر تخت پہ قلعہ کے در بیان	بہشت جس سے قلعہ کی ہوئی وہ بر زمین طمان
پیشانی خمی ہو گئی چہرہ لہو ٹو بان	وہ در سپر کے مثل تناقضہ کے در بیان
کیونکر نہو جہان میں ہو دست خدا علی	

دیکھا یہود و زبور جو یہ حال شہ زمان حضرت سے گئے گروہ سب سب ان	ہمراہ خوئے ہوا قاب میں مل لہان پوری او میں ان ہی حکم شہ زمان
در ہاتھ میں لیے رہے خیر کشا علی	
پہنیکا جو پشت سر کھڑے در کو بر ملا	اشی و جب پہ تختہ نور جا کے گر ہڑا
طبری نے اس طرح کتاب اپنی میں لکھا	تہا سات پہلو نون وہ در نہ او شہ کا
جس کو لیے ہے ہاتھ میں دست خدا علی	

بعض مورخین کہتے ہیں کہ وہ چالیس دیون سے بھی نہ او شہ سکالین انطب خوارزم
نے کتاب المناقب میں اور ذہبی نے کتاب میزان الاعتدال میں بسند معتبر و منضج
بن عبداللہ انصاری سے لکھا ہے کہ جناب علی مرتضیٰ نے باب خیر او کہلا اور حبیب علیہ
آدیون نے اسی فکر او شہا نا چاہا تو او شہ نہ سکا گراوے کسی قدر حینش ہوئی۔

ذہبی کی اس طرح ہے میزان میں تلا	بشہ ہا بر سے اس خبر کو یہ وہ کہتا بر ملا
چالیس دسے نہ وہ در اک ذرا او شہا	اشل سپر ہاتھ میں رکھتی ہو مرتضا
قربان دست و قوت شیر خدا علی	

غرض کہ جناب علی مرتضیٰ مطہر و منصور اس جنگ سے واپس آئے تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم خوش خوش آپ کے استقبال کے لئے خیمہ سے باہر نکل آئے گیسے لگا لیا اور
آنکھوں کے بوسے لینے لگے اور فرمانے لگے کہ مہاری سسی مشکو سے با علی میں خوش رہا
خدا خوش ہے جبریل اور میکائیل اور تمام فرشتگان خدا خوش ہیں۔

ہو کر کے قعیاب شہ لافتنے چلے	بشہ منصور ہو کے پیش شہ انبیا چلے
دیکھ مار سول نے کہ ادھر مرتضیٰ چلے	پہلا ہاتھ او دہر سے رسول خدا چلے
خوش خوش نبی نے آئے کے بغل میں لیا علی	
فرمایا اس طرح سے کہ سن سید العرب	سن لکام بگیا ہے تری ہاتھ سجے

خوشن من خدا ملائکہ جبریل سبکے	بوسہ دیاجین و رخ مرقضی تپ
فرمانے اسطرح سے من اب صلفے علی	
<p>عن علی علیه السلام قال قال رسول الله صلعم يوم قمت خيبر لو كان تقول طائفة من امتي ما قالت النصارى في ميسى ابن مريم لقلت فيك اليوم مقالا بحيث لا تله على ملائكة من المسلمين الا اخذوا والتراب من تحت وجيك ذك وفضل ظهورك يستشفون بهما ولكن حسبك ان تكون متي وانامتك تترتبه وارثك وانت متي بمنزلة هارون من موسى ولا انة لا نبى بعدى يا علي انت تؤد ديني وتقاتل على سنتي وانت في الآخرة اقرب الناس مني وانتك عندك على الخوض خيلفتي قد ودعنا المخالفين وانت اول من يرد على الخوض وانت اول داخل في الجنة من امتي وشيعتك على منابر من نور رواء مرو بين مَبِيضَةٍ وجوههم حولي اشفع لهم فيكونون عندك في الجنة جيرانا وان عندك غذاظما منظمون مسودة وجوههم مقفحون ومقعمون يضربون المقامع وهي سياط من نار ومقحمين حرك حركه وسلك سلمى سرك سركى و علا نيتك علا نيتي وسريرة صدرك كسريرة صدرى وانت باب على وان ولدك ولدك والحكم الحكي ودمك دمي وان الحق معك والحق على لسانك وفي قلبك وبين عينيك والايمان بخالط الحمر كدمك كما خالط الحمر دمي وان الله عز وجل امرة ان ابشرك انك انت وعترتك في الجنة وعدواك في النار لا يرد على الخوض مبغض لك ولا يغيب عنه محبت لك قال على فخر ردت ساجدا الله تعالى وحدته على ما من الاسلام والقران وجنتي الى خاتمة النبين وسيد المرسلين ترجمه ميے خود جناب علی مرتضیٰ نازل من کہ جناب رسول خدا فرمایا کہ اگر تمہارے بار میں میری امت کے لوگ وہ باتیں نہ کہنے لگتے جو نصاری</p>	

نہایت عیبت ابن مریم کی نسبت کرتے ہیں تو کج بین تمہاری شانین وہ بات کہتا کہ تم جبر
 سلما نوں کی طرح فسر ہو کر نکلتے لوگ تمہارے تدم کی گردنک پنچوڑتے اور پھر ہو کر آب طہارت
 سے شفا کی کھلی حاصل کرتے تاہم اس قدر کا فی ہے کہ تم مجھے ہو اور میں تم سے ہوں تم میرے
 وارث ہو اور میں تمہارا وارث ہوں تم میری دہی ہو جو مارون سو ہو کے ہو (جہانی اور دزیر) بیکر
 میری بعد نبی ہو گا تم میرا قرض ادا کرو گے تم میری سنت پر چباؤ کرو گے تو روز آخرت سب میں مجھے
 قریب ہو گا تم حوض کوثر پر سب سے پہلے میری پاس پہنچو گے اور وہاں بھی خلیفہ ہو گے تم
 منافقوں کے دور کرتے والے ہو گے تم تمام امت سے پہلے جنت میں جاؤ گے تمہارے
 شیعوں کو فور کے منہ دن پر گلہ ہوگی وہ سیر و سیراب ہو گے ان کے چہرے نورانی ہو گے
 وہ سب میرے گرد ہوں گے میں ان کی شفاعت کو ذمہ لگاؤ وہ جنت میں میرے ہمسایہ
 ہوں گے اور تمہارے دشمن پیاسے ہوں گے چہرے ان کے کالے ہوں گے اور شکوہ
 کسی ہوگی جہنم میں آتشیں تازیانوں سے مارے جائیں گے تم سے جنگ مجھے جنگ ہے
 تم سے صلح میری صلح ہے تمہارا راز میرا راز ہے اور تمہارا اعلان میرا اعلان ہے جو تمہارا
 سینہ میں ہے وہ میرے سینہ میں ہے تم میرے شہر علم کے دروازہ ہو تمہاری اولاد
 میری اولاد ہے تمہارا گوشت میرا گوشت ہے تمہارا خون میرا خون ہے حق تمہارا ملکہ ہے
 حق تمہاری زبان پر ہے حق تمہارے دل میں ہے حق تمہاری آنکھوں میں ہے اور ایمان
 تمہارے ہر گ دپے میں اور سطر ح فخلوط ہے کہ جس طرح میرے رگ دپے میں ہاوی علی خدا کے
 حکم سے ملبو بشارت دیتا ہوں کہ تم اور تمہارے دوست جنتی میں تمہارا دشمن و دوزخی ہے
 اور وہ کہیں عرض کو شریک نہیں پہنچ سکتا اور کوئی دوست تمہارا کہیں حوض کوثر سے
 محروم نہیں رہ سکتا جناب علی مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ یہ شکر میں سجد میں جھک گیا اور اس پر عمر
 خدا بجالایا کہ اس نے اسلام و قرآن کی نسبت مجھے عطا کی اور خاتم النبیین اور سید المرسلین کا مجھ پر محبوب
 قرار دیا قائدہ از گلیں جناب علی مرتضیٰ مافوق قوت انسانی جو کمال قوت و جرات اور طاقت علمی

عیسے کے باپین جو نصاریٰ کا تہا ملے	
وہ بات کہ تہا آج تہا رہی وہ شان مین	بہت
اسلام والو جمع ہوں او سجا سکان مین	ہو تا گذر تہا راجو اور در میان مین
خاک قدم کو لیتے وہ سب بر ملا ملے	
کرتے طلب شفا تری آب طہور سے	بہت
مین تہا تم ہو مجھے خدا کے حضور سے	کافی ہے اس قدر کہ ہو تم میرے نور سے
تم میرے بہائی اور مین تہا راجو ہوں یا علی	
لیکن نبی نہ ہو گا کہ بعد یا علی	بہت
سنت پہ میری خوب کرو گے غزا ملے	تم قرص کو کرو گے ادا مرقضی ملے
کوثر پہ جا کے میرا خلیفہ ہوا ملے	
تم دوستوں کو جام طہور پلاؤ گے	بہت
شیعوں کو اپنے نور کا سنبل دلاؤ گے	اور دشمنوں کو دانسے تم اپنے ہکاؤ گے
چو گرد شیعہ بیچ مین ہوں مصطفیٰ علی	
وہ سب مری شفاعت بکرا مین آئیں گے	بہت
دشمن تہا مری پانیکو تر ساؤں جائیں گے	جنت مین سب وہی مرا ہمسایہ پائیں گے
دشمن ترا جمیم مین داخل ہوا ملے	
تجھے لڑا وہ مجھے لڑا خانہ خراب	بہت
جو راز تیرا راز وہ میرا ہے سچا حساب	ہے صلح تیری صلح مری یا ابا تراب
سینہ جو میرا تیرا وہ سینہ ہوا ملے	
ایمان تیرا میری برگ و پے میرا کیا ہے	بہت
میرے رسول نکو بشارت یہ کیا ہے	مسطح میری برگ و پے میرا کیا ہے
جنت کو حقنہ تیرے ہی خاطر بنایا ہے	

خاموش

مورخہ ۱۳۱۳ راہ حریب الحریب ۲۱۶۶ بمقام لکھنؤ مجلیہ فتحانہ

وزیر گنج مطبوعہ مطبع اشاعتی سید عابد علی رضوی

قطعه تاسیخ

کتاب گلدسته جهان از نتایج فکر شاعر شیرین کلام مداح امام علیہ السلام
عالمیناب منشی میرعباس علیصاحب متخلص به عالی -



گفت رضوان بفکر و ذہن سلیم
روکش آب کوثر و تسنیم
کہ رس فیض این بہر اقلیم
رشک گلدستہ جهان نسیم

چون محس بہ مدح زوج تبول
ہست در آب و تاج بندش
ما ل طبع شد دل باکش
گفت عالی سن از یہ جودت



